Ehtaram-e-Muslim

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اِحترامِ مسلم	۱
درود شریف کی فضیلت	۱
کھوٹا سکہ	۲
دعوتِ اسلامی کیا چاہتی ہے	۲
تین شخص جنّت سے (ابتداءً) محروم	۳
دیّوث کی تعریف	٤
مردانہ لباس والی جنّت سے محروم	۵
بڑے بھائی کا احترام	٦
اولاد کو ادب سکھایئے	۷
گھروں میں مدنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ	۸
اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں	۹
رشتہ داروں کا احترام	۹
ناراض رشتے داروں سے صُلح کیجئے	۱۰
یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت	۱۱
ٹیڑھی پسلی کی پیداوار	۱۲
زوجہ کے ساتھ نرمی کی فضیلت	۱۲
پرلے درجے کی نامردی	۱۲
شوہر کے حقوق	۱٤
ظالم شوہر کا بھی گھر نہ چھوڑے	۱٤
اکثر عورتیں جہنمی ہونے کا سبب	۱۵
پڑوسیوں کی اہمیّت	۱٦
اعلیٰ کردار کی سند	۱٦
امیرِ قافلہ کیسا ہو؟	۱۷
بچی ہوئی چیزیں دوسروں کو دینے کی ترغیب	۱۸
ماتحتوں کے بارے میں سوال ہوگا	۱۸
کاموں کی تقسیم	۱۹
دوسروں کو اپنی نشست پر جگہ دیجئے	۲۰
مدنی قافلے میں سفر کیجئے	۲۱
زیادہ جگہ نہ گھیریئے	۲۲
آنے والے کیلئے سرکنا سنّت ہے	۲۳
دوسروں سے چھپا کر بات کرنا	۲٤
گردن پھلانگنا	۲٤
دو کے بیچ میں گھسنا	۲۵
دل نہ دکھایئے	۲۷
اُسوۂ حسنہ	۲۸
۵۲ میٹھی میٹھی سنّتیں	۲۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

احترامِ مسلم[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے صرف 32 صَفحات مُشتَمِل یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے
ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے، ''قِیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تَر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زِیادہ دُرود شریف پڑھے ہوں گے''۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث ٤٨٤ ج ٢ ص ٢٧ طبعة دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھوٹا سکّہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو عبدُ اللہ خَیّاط رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ کے پاس ایک

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۱۱، ۱۲، ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بروز بخشیں مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ — عبید الرضا ابن عطار

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

آتش پَرَست کپڑے سِلواتا اور ہر بار اُجرت میں **کھوٹا سکّہ** دے جاتا، آپ اُس کو لے لیتے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیہ کی غیر موجودگی میں شاگرد نے آتش پَرَست سے **کھوٹا سِکّہ** نہ لیا۔ جب حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُاللہ خیاط رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیہ واپس تشریف لائے اور اُن کو یہ معلوم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیہ نے شاگرد سے فرمایا، تُو نے کھوٹا دِرہم کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے کھوٹا سِکّہ ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی چُپ چاپ لے لیتا ہوں تاکہ یہ کسی دُوسرے مُسلمان کو نہ دے آئے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۷۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دعوتِ اسلامی کیا چاہتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے بُزرگوں میں **اِحترامِ مسلم** کا جذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا تھا۔ کسی اَنجانے مسلمان بھائی کو اِتّفاقی نقصان سے بچانے کیلئے بھی اپنا خسارہ گوارا کرلیا جاتا تھا، جبکہ آج تو بھائی بھائی کو ہی لُوٹنے میں مصروف ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** دورِ اَسلاف کی یاد تازہ کرنا چاہتی ہے۔ ''دعوتِ اسلامی'' نفرتیں مِٹاتی اور محبّتوں کے جام پلاتی ہے۔ ہر اسلامی بھائی کو

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

چاہیے کہ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کے کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اِحترامِ مُسلم** کا جذبہ بیدار ہوگا۔ اگر ایسا ہوگیا تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مُعاشرہ ایک بار پھر **مدینۂ مُنوَّرہ** کے دلکش وخوشگوار، خوشبودار و سدا بہار رنگ برنگے پھولوں سے لدا ہوا حسین گلزار بن جائے گا۔

ع طیبہ کے سوا سب باغ پامال وفنا ہونگے
دیکھو گے چمن والو جب عہدِ خزاں آیا

صلّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تین شخص جنّت سے (ابتداءً) محروم

والِدَین و دیگر ذَوِی الْاَرْحام (یعنی جن کے ساتھ خُونی رِشتہ ہو دَرَجہ بدَرَجہ)

مُعاشَرہ میں سب سے زیادہ احترام وحُسنِ سُلوک کے حقدار ہوتے ہیں، مگر افسوس کہ اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ **بعض لوگ** عوام کے سامنے اگرچہ انتہائی مُنکَسِرُ الْمِزاج وملنسار گردانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بالخصوص

والِدَین کے حق میں نہایت ہی تُند مزاج و بداَخلاق ہوتے ہیں۔ایسوں کی توجُّہ کیلئے عرض ہے ، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے، سرکارِ دو عالَم ،نورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے، تین شخص جنّت میں نہیں جائیں گے ،ماں باپ کو ستانے والا اور دَیُّوث اور مَردانی وَضع بنانے والی عورَت۔ (مجمع الزوائد رقم الحدیث ۱۳۴۳۱ ج۸ص ۲۷۰ دار الفکر بیروت)

دَیُّوث کی تعریف

بیان کردہ حدیثِ مبارَک میں ماں باپ کو ایذاء دینے والے کے ساتھ ساتھ **دَیُّوث** کے بارے میں بھی وَعید ہے کہ وہ جنّت سے محروم کردیا جائے گا۔ ''دَیُّوث'' اُس نادان مَرد کو کہتے ہیں جو اِس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اُس کی بیوی کِس کِس غیر مَرد سے مِلتی ہے۔

یاد رکھئے! دیگر نامَحرموں کے ساتھ ساتھ تایا زاد، چچازاد ،ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچی ،تائی ، بہنوئی(بھابی) ،خالو اور پھوپھا نیز دَیُور و جیٹھ اور بھابھی کے درمیان بھی شرِیعَت نے پردہ رکھا ہے۔اگر بیوی ان سے بےتکلُّف رہے گی اور ان سے شَرعی پردہ نہیں کریگی تو جہنَّم کی حق دار ہے اور شوہر اپنی اِستِطاعت کے مطابِق بیوی کو اِس گناہ سے نہیں روکے گا تو شرعاً وہ

''دَیُّوث'' ہے اور دَیُّوث جہنم کا مستحق ہے۔ لہٰذا وہ ابتداءً جنّت سے محروم رہے گا۔ جو علانیہ دیُّوث ہے وہ فاسِق مُعلِن، نا قابلِ امامت ومردودُ الشہادت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں کی تربیَّت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کے کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا ییے۔ ان شاءَ اللّٰہ عزّوجلّ بے حیائی کا انتہائی دَرَجہ کا مرض دیُّوثی اور دیگر گناہوں کے اَمر اض بھی اُن میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں دُور ہوں گے جن کی حیا سے جُھکی ہوئی مبارک نگاہوں کا واسِطہ پیش کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کرتے ہیں۔

ع یاالٰہی رنگ لائیں جب مِری بے بارکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

صلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مَردانہ لِباس والی جنّت سے محروم

حدیث پاک میں مَردانی وَضع بنانے والی عورت کو بھی جنّت سے محروم

قرار دیا گیا ہے۔ تو جو عورَت مردانہ لباس، یا مردانہ جُوتا پہنے یا مردانہ طرز کے بال کٹوائے وہ بھی اِس وَعید میں داخِل ہے۔ آج کل بچّوں میں اِس بات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا، لڑکے کو لڑکی کا لباس پہنا دیا جاتا ہے جس سے وہ لڑکی معلوم ہوتا ہے جبکہ لڑکی کو معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکے کا لباس مَثَلاً پینٹ شرٹ، لڑکے کے جوتے اور ہیٹ وغیرہ پہنا دیتے ہیں، بال بھی لڑکے جیسے رکھوائے جاتے ہیں کہ دیکھنے میں بالکل لڑکا معلوم ہوتی ہے۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو گنہگار ہونگے۔ مہندی لگانا چاہیں تو صِرف بچّی کے ہاتھ پاؤں میں لگایئے بچّے کے ہاتھ پاؤں مہندی سے نہ رنگئے کہ یہ بھی گناہ ہے۔ (ردالمحتار ج۹ ص ٥٢٢ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اپنے بچّوں کو ایسے بابا سوٹ بھی مت پہنایئے جن پر انسان یا جانور کی تصویر بنی ہو، بچیوں کو نَیل پالش بھی نہ لگایئے اور بچّوں کی ماں بھی ہرگز نہ لگائے کہ اس سے وُضو وغُسل نہیں ہوتا۔

بڑے بھائی کا احترام

والِدَین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خاندان مَثَلاً بھائی بہنوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ والِد صاحِب کے بعد دادا جان اور بڑے بھائی کا رُتبہ ہے کہ

بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے۔ تاجدارِ رسالت، صاحِبِ جُودو سخاوت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسے والِد کا حق اولاد پر۔[1]

اولاد کو ادب سکھائیے

والِدَین کو بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کے حُقُوق کا خیال رکھیں۔ انہیں ماڈرن بنانے کے بجائے سنّتوں کا چلتا پھرتا نُمونہ بنائیں، ان کے اَخلاق سنواریں، بُری صُحبت سے دُور رکھیں، سنّتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ کریں۔ فِلموں ڈِراموں اور بُرے رَسم ورَواج والے گانوں سے بھرپور، یادِالٰہی سے دُور کرنے والے فُحش فنکشنوں سے بچائیں۔ آج کل شاید ماں باپ اولاد کے حُقُوق یہی سمجھتے ہیں کہ ان کو صِرف دُنیوی تعلیم، ہُنَر اور مال کمانا آجائے۔ آہ! لباس اور بدن کو تو مَیل کُچیل سے بچانے کا ذِہن ہوتا ہے مگر بچّے کے دل اور اَعمال کی پاکیزگی کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، کوئی شخص اپنی اولاد کو

[1] شُعَب الایمان رقم الحدیث ۷۹۲۹ ج۶ ص ۲۱۰ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

ادب سکھائے وہ اس کیلئے ایک صاع (یعنی تقریباً پونے تین کلو) صَدَقہ کرنے سے افضل ہے۔[1] اور ارشاد ہے کہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔[2]

گھروں میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ

افسوس! آج کل ہم میں سے اکثر کے گھروں میں **مَدَنی ماحول** بالکل نہیں ہے۔ اس میں کافی حد تک ہمارا اپنا بھی قصور ہے۔ گھر والوں کے ساتھ ہماری بے انتہا بے تکلُّفی، ہنسی مذاق، تُو تڑاق اور بداَخلاقی اور حد دَرَجہ بے تَوَجُّہی وغیرہ اس کے اسباب ہیں، عام لوگوں کے ساتھ تو ہمارے بعض اسلامی بھائی انتہائی عاجِزی اور مِسکینی سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں شیرِ بَبَر کی طرح دَہاڑتے ہیں، اِس طرح گھر والوں میں وقار قائم ہوتا ہی نہیں اور وہ بے چارے اصلاح سے اکثر محروم رہ جاتے ہیں۔ خبردار! اگر آپ نے اپنے اَخلاق نہ سنوارے، گھر والوں کے ساتھ عاجِزی اور خندہ پیشانی کا مُظاہَرہ کر کے ان کی اِصلاح کی کوشش نہ فرمائی تو کہیں جہنَّم میں نہ جا پڑیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ ۲۸ سُورۃُ التَّحرِیم

مدینہ

[1] جامع ترمِذی رقم الحدیث ۱۹۵ ج۳ ص۳۸
[2] جامع ترمِذی رقم الحدیث ۱۹۵۹ ج۳ ص۳۸۳

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کی آیت ۶ میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ ۲۸ سورۃ التحریم ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں

اِس کے تحت خزائنُ العِرفان میں ہے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانعت کر کے اور اُنہیں علم وادب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ)۔

رِشتہ داروں کا احترام

تمام رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کو یہ پسند ہو کہ عُمر میں درازی اور رِزق میں فَراخی ہو اور بُری موت دَفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلوک کرے''۔[1]

[1] المستدرک رقم الحدیث ۷۲۸۰ ج ۴ ص ۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت

مصطفےٰ جانِ رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ”رشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔“ ١

ناراض رشتے داروں سے صُلح کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بات بات پر اپنے رشتہ داروں سے ناراض ہو جاتے اور ان سے مُراسم توڑ ڈالتے ہیں، ایسوں کو چاہئے کہ اگرچہ رشتہ داروں ہی کا قُصور ہو صُلح کیلئے خود پہل کریں اور خندہ پیشانی کے ساتھ مل کر ان سے تعلُّقات سَنوار لیں۔ ہاں اگر کوئی شَرعی مَصلحت مانع ہے تو بے شک صُلح نہ کریں۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیَت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کے کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کی برکت سے ان شاءَ اللّٰہ تعالیٰ بطفیلِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **احترامِ مسلم کا** آپ کے اندر وہ دَرد پیدا ہوگا کہ تمام رشتہ داروں سے نہ صِرف صُلح ہو جائے گی بلکہ وہ سب کے سب ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے۔

مدینہ

١ صحیح بخاری رقم الحدیث ٥٩٨٤ ج٧ ص ٩٥ دار الفکر بیروت

سب شکر رنجیاں دُور ہوں گی میاں
قافِلے میں چلیں قافِلے میں چلو

صلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

جس بچّے یا بچّی کا باپ فوت ہوجائے اُس کو یتیم کہتے ہیں۔ جب بچّہ یا بچّی بالغ ہوگئے تو اب یتیم کے اَحکام خَتم ہوئے۔ یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بھی بڑا ثواب ہے۔ چُنانچہ رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، جو شخص یتیم کے سر پر محض اللہ عزَّوَجَلَّ کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے مقابل میں اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر اِحسان کرے میں اور وہ جنّت میں (دو انگلیوں کو مِلا کر فرمایا) اس طرح ہونگے۔ (مُسندِ امام احمد رقم الحدیث ۲۲۲۱۵ ج۸ ص۲۷۲ طبعۃ دار الفکر بیروت)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے دل کی سختی دُور ہوتی ہے۔ سنّت یہ ہے کہ یتیم لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا آگے کی طرف لے آئے اور بچّے کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرتا ہوا گردن کی طرف لے جائے۔[1]

[1] المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث ۱۲۷۹ ج۱ ص۳۵۱ دارالفکر بیروت

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ٹیڑھی پسلی کی پیداوار

مَرد کو چاہئے کہ اپنی زَوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے۔ اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے چُنانچِہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے، ''بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمھارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تم اِس سے نَفْع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نَفْع حاصِل کر سکتے ہو اور اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے''۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۵ افغانستان)

زَوجہ کے ساتھ نَرْمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خِلافِ مزاج حَرَکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔ مَرد کو چاہئے کہ صَبْر کرتا رہے۔ نبیوں کے سرور، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے، '' کامِل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عُمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرم طبیعت ہو۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث ۲۶۲۱ ج ۴ ص ۲۷۸ طبعۃ دار الفکر بیروت)

پرلے دَرَجے کی نامردی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیث پاک میں

اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ایک صِنفِ نازُک پر قُوّت کا مظاہرہ کرنا اور خواہ مخواہ رُعب جھاڑنا مردانگی نہیں بلکہ پَرلے دَرَجے کی نامَردی ہے۔اگرچہ عورت کی بھول ہو تب بھی درگزر سے کام لینا چاہئے کہ جب عورت سے کثیر مَنافِع بھی حاصِل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صَبر بھی کرنا چاہئے۔نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، محبوبِ ربُّ العِزّت عزّوَجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، کہ ''مؤمن مرد مومِنہ عورت سے دشمنی نہیں رکھ سکتا۔اگر اس کی ایک خصلت بُری لگے گی تو دوسری پسند آجائے گی۔ [۱]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلہ میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ **مَدَنی انعامات** کا کارڈ جمع کروانے کی بَرَکت سے ان شآءَ اللہ عزّوَجلّ بطُفیلِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم گھریلو شکر رَنجیاں دُور ہوں گی اور آپ کا گھر خُوشیوں کا گہوارہ بنے گا اور ان شآءَ اللہ عزّوَجلّ آپ کے خاندان کو مدینۂ منوّرہ کا نظّارہ نصیب ہوگا۔

[۱] صحیح مسلم ج۱ ص ۴۷۵ افغانستان

سویا ہوا نصیب جگادیجئے حُضُور ﷺ
میٹھا مدینہ مجھ کو دِکھا دیجئے حُضُور ﷺ

صلّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

شَوہر کے حُقُوق

بیوی کو بھی چاہئے کہ اپنے شَوہر کیساتھ نیک سُلوک کرے۔ چُنانچِہ میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے، ''قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جِسْم میں زَخْم ہوں جن سے پیپ اور کچ لَہو (یعنی پیپ مِلا خون) بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حقِّ شوہر ادا نہ کیا''۔ [1]

ظالِم شوہر کا بھی گھر نہ چھوڑے

بات بات پر رُوٹھ کر میکے چلی جانے والی عورَت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اور (بیوی) بغیر اجازت اُس (یعنی شوہر)

---

[1] مُسندِ امام احمد رقم الحدیث ١٢٦١٤ ج ٤ ص ٣١٨ دار الفکر بیروت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس لوٹ نہ آئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی، اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، اگرچہ ظالم ہو"۔ [1]

اکثر عورتیں جہنمی ہونے کا سبب

بعض خواتین اپنے شوہروں کی سخت نافرمانیاں اور ناشکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بُری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحسانات بُھلا کر کوسنا شُروع کردیتی ہیں۔ جو اسلامی بہنیں بات بات پر لعنت مَلامت کرتی اور پھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ

سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ایکبار عید کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا، اے عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنمی دیکھا ہے۔ خواتین نے عرض کیا، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اِس کی وجہ؟ فرمایا، اس لئے کہ تم

[1] کنز العُمّال رقم الحدیث ۴۴۸۰۱ ج۱۶ ص۱۴۴ دار الکتب العلمیة بیروت

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ [1]

پڑوسیوں کی اَہَمِیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو چاہے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور بِلا مَصلَحَتِ شَرعی ان کے احترام میں کمی نہ کرے۔ ایک شخص نے حُضُور سراپائے نور، فیضِ گنجور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی خدمتِ باعظمت میں عَرض کی، یارسُولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟ فرمایا جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سُنو کہ تم نے اچھا کیا، تو بیشک تم نے اچھا کیا اور جب یہ کہتے سُنو کہ تم نے بُرا کیا، تو بے شک تم نے بُرا کیا ہے۔ [2]

اعلیٰ کردار کی سند

اَللّٰہُ اکبر عَزَّوَجَلَّ! پڑوسیوں کی اِس قدر اَہَمِیَّت کہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ ان کے ذَرِیعے ملے۔ افسوس! پھر بھی آج پڑوسیوں کو کوئی خاطر میں

[1] صحیح بخاری رقم الحدیث ٣٠٤ ج١ ص ١٢٣ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۔
[2] سُنَن اِبنِ ماجہ رقم الحدیث ٤٢٢٣ ج٤ ص ٤٧٩ دار المعرفۃ بیروت ۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

نہیں لاتا۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلہ میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ **مَدَنی انعامات** کا کارڈ جمع کروانے کی بَرَکت سے ان شاءَ اللہ عزّوجلّ **بطُفیلِ مصطفےٰ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پڑوسیوں کی **اَھَمِّیَّت** دل میں پیدا ہوگی اور ان کے احتِرام کا ذِہن بنے گا اور ان شاءَ اللہ عزّوجلّ آپ کا مَحَلّہ باغِ مدینہ بن جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

بہار آئے مَحَلّے میں مِرے بھی یا رسولَ اللہ
اِدھر بھی تو جَھڑی برسے کوئی رَحمت کے بادل سے

صلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

امیرِ قافِلہ کیسا ہو؟

سفر میں جو امیرِ قافِلہ ہو اُس کو اپنے رُفَقاء کا اِحتِرام اور ان کی بَہُت زیادہ خدمت کرنی چاہیے۔ چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے، ''سفر میں وُہی امیر ہے جو اُن کی خدمت کرے، جو شخص خدمت میں بڑھ گیا تو اُس کے رُفَقاء کسی عمل میں اُس سے نہیں بڑھ سکتے ہاں اگر ان میں سے کوئی شہید ہو جائے تو وُہی بڑھ جائیگا''۔ (شُعَب الایمان رقم الحدیث ۸٤۰۷ ج٦ ص ۳۳٤ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بچی ہوئی چیزیں دوسروں کو دینے کی ترغیب

ایک موقع پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ارشاد فرمایا، ''جس کے پاس فالتو سُواری ہو وہ بے سُواری والے کو عطا کر دے اور جس کے پاس بچی ہوئی خُوراک ہو وہ بغیر خُوراک والے کو کھلا دے اور اِسی طرح دوسری چیزوں کے مُتعلّق ارشاد فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی طرح مال کی مختلف اَقسام ذِکْر فرمائیں حتّٰی کہ ہم نے محسوس کیا کہ بچی ہوئی چیز میں سے کسی کو اپنے پاس رکھ لینے کا حقّ ہی نہیں ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۱ افغانستان)

صلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ماتحتوں کے بارے میں سُوال ہوگا

ایک امیرِ قافِلہ ہی نہیں، ہر ایک کو اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا ضَروری ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نِشان ہے، ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور نگرانی کے مُتعلّق سب سے پوچھ گچھ ہوگی بادشاہ نگران ہے، اُس

کی رَعایا کے بارے میں اُس سے سُوال ہوگا اور مَرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کی رَعایا کے بارے میں اُس سے سُوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس کی رَعایا کے بارے میں اس سے سُوال ہوگا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی انعامات** کے ہر ماہ کارڈ جَمع کروانے کی بَرَکت سے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ماتحتوں کے احترام کا وہ جذبہ نصیب ہوگا کہ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر فرد خوش ہو کر آپ کو دعائے مدینہ سے نوازا کریگا۔

میں دنیا کی دولت کا منگتا نہیں ہوں

مجھے بھائیو! دو دعائے مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاموں کی تقسیم

دورانِ سفر کسی ایک پر سارا بوجھ ڈالدینے کے بجائے کاموں کی

[1] صحیح بخاری رقم الحدیث ۲۴۰۹ ج۲ ص ۱۱۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

آپس میں تقسیم ہونی چاہئے ۔ چُنانچہ ایک مرتبہ کسی سفر میں صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے بکری ذَبح کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کرلیا، کسی نے اپنے ذِمّہ ذَبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا نیز کوئی پکانے کا ذِمّہ دار ہوگیا، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، لکڑیاں جمع کرنا میرے ذِمّہ ہے۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان عَرض گُزار ہوئے، آقا! یہ بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا، ''یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ آپ حضرات بخوشی کرلیں گے۔ مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ آپ لوگوں میں نُمایاں رہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اِس کو پسند نہیں فرماتا۔ [1]

دوسروں کو اپنی نشست پر جگہ دیجئے

ٹرین یا بس وغیرہ میں اگر نِشَستیں کم ہوں تو یہ نہیں ہونا چاہئے کہ بعض بیٹھے ہی رہیں اور بعض کھڑے ہی سفر کریں ۔ ہونا یہ چاہئے کہ سارے باری باری بیٹھیں اور تکلیفیں اُٹھا کر ثواب کمائیں ۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں فی اونٹ تین افراد

[1] اتحاف السادة المتقين ج٨ ص ٢١٠ دار الكتب العلمية بيروت ۔

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تھے۔ چُنانچہ حضرتِ ابولُبابہ اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُواری میں شریک تھے دونوں حضرات کا بیان ہے کہ جب سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیدل چلنے کی باری آتی تو ہم دُونوں عرض کرتے کہ سرکار! آپ سُوار ہی رہئے، حُضُور کے بدلے ہم پیدل چلیں گے۔ ارشاد ہوا، "تم مجھ سے زِیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں بہ نسبت تمہارے ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں۔" (یعنی مجھ کو بھی ثواب چاہئے پھر میں کیوں پیدل نہ چلوں!) [1]

مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی اِنْعامات** کا ہر ماہ کارڈ جمع کروانے کی بَرَکت سے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی سیٹ دُوسروں کو پیش کرنے کیلئے ایثار کا جذبہ پیدا ہوگا اور اس کی بَرَکت سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفرِ حج و دیدارِ مدینہ بھی نصیب ہوگا اور اِثنائے سفر بھی مدینے کے مسافِروں کیلئے مِنٰی شریف، مُزدَلِفہ شریف، عَرَفات شریف اور مکّۂ مکرّمہ و مدینہ

[1] شرح السنّة رقم الحديث ٢٦٨٠ ج٥ ص٥٦٦ دار الكتب العلمية بيروت

مدینۂ منوّرہ میں دیوانگی کے ساتھ نِشستیں پیش کرتے رہنے کی سعادتیں ملتی رہیں گی۔

عرض دیل

یا ربّ! سُوئے مدینہ مستانہ بن کے جاؤں
اُس شمعِ دو جہاں کا پروانہ بن کے جاؤں

صلُّوا علَی الْحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زِیادہ جگہ نہ گھیریئے

اجتماعات وغیرہ میں جہاں لوگ زیادہ ہوں وہاں اپنی سہولت کیلئے زیادہ جگہ گھیر کر دوسروں کیلئے تنگی کا باعث نہیں بننا چاہئے چنانچہ حضرت سیِّدُنا سَہل بن مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے، میرے والِدِ گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے ساتھ جہاد میں گئے تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں (یعنی ضرورت سے زیادہ جگہ گھیر لی) اور راستہ روک لیا۔ لہٰذا رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے، ''**بیشک جو منزلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اُس کا کچھ جہاد نہیں**۔''[1]

[1] سُنَنِ ابو داوٗد رقم الحدیث ۲۶۲۹ ج ۲ ص ۳۸۸ دار الفکر بیروت۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

آنیوالے کیلئے سرکنا سُنّت ہے

جو لوگ پہلے سے بیٹھے ہوں اُن کے لئے سنّت یہ ہے کہ جب کوئی آئے تو اِس کیلئے سَرَکیں اور جگہ کشادہ کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجِد میں تشریف فرما تھے۔ رَحمتِ دو عالَم، نورِ مجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس کیلئے اپنی جگہ سے سَرَک گئے۔ اُس نے عرض کی، یارسولَ اللہ! عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جگہ کشادہ موجود ہے۔ آپ نے سَرَکنے کی تکلیف کیوں فرمائی! فرمایا، ”مُسلمان کا حق یہ ہے کہ جب اُس کا بھائی اُسے دیکھے اُس کیلئے سَرَک جائے۔“ (شعب الایمان رقم الحدیث ۸۹۳۳ ج۶ ص۴۶۸ دار الکتب العلمیة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی انعامات** کے ہر ماہ کارڈ جمع کروانے کی بَرَکت سے ان شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ بطفیلِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھوڑی سی جگہ میں بَرَکت ہوگی دوسروں کیلئے کشادگی اور آسانی دینے

اور سَتر کرنے کی سُنَّت پر عمل کا ذِہن بنے گا اور ان شآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ **جنّتُ البقیع** میں کشادہ ترین جگہ نصیب ہوگی۔

زاہدینِ دُنیا بھی رَشک کرتے عاصی پر
میں بقیعِ غرقد میں دَفن ہو اگر جاتا

صلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دوسروں سے چُھپا کر بات کرنا

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم، رَحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، جب تم تینؔ ہو تو دوؔ شخص تیسرے کو چھوڑ کر چُھپکے چُھپکے باتیں نہ کریں جب تک مجلس میں بہُت سے لوگ نہ آجائیں۔ یہ اِس وجہ سے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔ [1] (کہ شاید میرے متعلق کچھ کہہ رہے ہیں یا یہ کہ مجھے اِس لائق نہ سمجھا جو اپنی گفتگو میں شریک کرتے وغیرہ)

گردن پھلانگنا

جولوگ جُمعہ کو پہلے سے اگلی صفوں میں بیٹھ چکے ہوں، دیر سے آنے

---

[1] صحیح بخاری رقم الحدیث ٦٢٩٠ ج٤ ص١٨٥ دار الکتب العلمیۃ بیروت

والے کو اُن کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں چُنانچہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے کہ جو شخص جُمعہ کے دِن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگے وہ بروزِ قِیامت جہنّمیوں کا پُل بنایا جائے گا۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث ۵۱۳ ج۲ ص۴۸ دار الفکر بیروت)

دو کے بیچ میں گھسنا

اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بِغیر ان کے درمیان جا گھسنا سخت بد اَخلاقی اور احترامِ مُسلم کی سَراسر خِلاف وَرزی ہے۔ چُنانچہ شَہَنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "کسی شخص کیلئے یہ حلال نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بِغیر جدائی کر دے"۔ (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے)۔ (سُنَنِ ابو داؤد رقم الحدیث ۴۸۴۵ ج۴ ص۴۸ دار الفکر بیروت) حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رِوایت کے مطابِق جو حلقہ کے بیچ جا بیٹھے ایسا آدمی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانی مَلعون ہے۔ (جامِعِ ترمذی رقم الحدیث ۲۷۶۲ ج۴ ص۳۴۶ طبعة دار الفکر بیروت) اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ایک

شخص دوسرے کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے مگر بیٹھنے والے کُشادَگی کر دیا کریں۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۷ افغانستان)

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وَ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص اپنی مجلس سے اُٹھے اور پھر واپَس آ جائے تو اپنی جگہ کا وُہی زِیادہ حقدار ہے۔ (ایضاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو کسی ضَرورت سے مَثَلاً اِستِنجاء یا وُضو کرنے کیلئے اپنی جگہ سے اُٹھ کر جائے اور ضَرورت پوری کر کے ابھی ابھی آنے والا ہو تو اُس کی جگہ دوسرا نہ بیٹھے۔ البتّہ بعض لوگ مسجِد کی پہلی صَف میں جگہ روکنے کیلئے پہلے سے چادر وغیرہ رکھ دیتے ہیں اِس کی اجازت نہیں۔ ضَرورتاً مُکَبِّر یا تراویح میں سامِع وغیرہ کیلئے پہلے سے جگہ گھیرنے میں حَرَج نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی انعامات** کے ہر ماہ کارڈ جمع کروانے کی بَرَکت سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم مجلس کے آداب، دوسروں کی حق تلفیوں اور دِل آزاریوں سے اِجتِناب اور احترامِ

مسلم بجالانے کا ذِہن بنے گا اور اس مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حج وزیارتِ مدینہ کا شَرَف حاصِل ہوگا اور وہاں بھی اِن سنّتوں پر عمل نصیب ہوگا۔

تیرے دیوانے سب، آئیں سُوئے عَرَب
دیکھیں سارے حَرَم ، تاجدارِ حَرَم

صلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمّد

دل نہ دُکھایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسلم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان کے تمام حُقُوق کا لحاظ رکھا جائے اور بلا اجازتِ شَرعی کسی بھی مسلمان کی دل شکنی نہ کی جائے۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہ دُکھایا، نہ کسی پر طنز کیا، نہ کسی کا مذاق اُڑایا نہ کسی کو دُھتکارا نہ کبھی کسی کی بے عزّتی کی بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگایا، بلکہ

لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُسْوۂ حَسَنہ

اِحترامِ مسلم بجالانے کیلئے ہمیں اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے اُسْوۂ حَسَنہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پَیروی کرنی ہوگی۔ پارہ ۲۱ سورۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱ الاحزاب ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

۵۲ میٹھی سُنَّتیں

میرے میٹھے آقا، مکّے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم یقیناً تمام مخلوقات میں سب سے زِیادہ مکرّم، معظّم اور محترم ہیں اور آپ کا ہر حال میں احترام کرنا فرضِ اعظم ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں کم وبیش 52 وہ میٹھی میٹھی سُنَّتیں پیش کرنے کی کوشش کروں گا جو بالخصوص **احترامِ مسلم** کیلئے ہماری رہنما ہیں:۔

(۱) سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم ہر وَقت اپنی زَبان کی حفاظت فرماتے اور صِرف کام ہی کی بات کرتے (۲) آنے والوں کو مَحَبَّت دیتے، نفرت پیدا

ہوایسی کوئی چیز نہ کرتے (۳) قوم کے معزّز فرد کا اِحترام فرماتے اور اس کو قوم کا سردار مُقرّر فرمادیتے (٤) لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی تلقین فرماتے (۵) اپنے آپ کو مخلوق کی اِیذا رسانی سے بچاتے مگر آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالِہٖ وَسلَّم کی مِلنساری اور خوش اَخلاقی میں فَرق نہ آتا (٦) صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی خبر گیری فرماتے (۷) لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقوِیَت فرماتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے (۸) ہر مُعاملے میں اِعتِدال (یعنی میانہ رَوی) سے کام لیتے (۹) آپ میں چھچھورپَن نام کو بھی نہ تھا، (۱۰) لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے، (۱۱) آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالِہٖ وَسلَّم کی نِشَسْت وبَرخاسْت ذِکْرُ اللہ عزوجل پر ہوتی (۱۲) جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اِسی کی تلقین فرماتے (۱۳) اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے (١٤) آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالِہٖ وَسلَّم کی خدمت میں حاضر رَہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وَالِہٖ وَسلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں، (۱۵) آپکی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

رَہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے (۱۶) جب کسی سے مُصافَحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے (۱۷) سائِل کو عطا فرماتے (۱۸) آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی سَخاوت وخوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی (۱۹) آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی مجلس عِلم، حیا، صَبر اور امانت کی مجلس تھی، (۲۰) آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی مجلس میں شور وغُل ہوتا نہ کسی کی تذلیل، (۲۱) آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی مجلس میں کسی سے کوئی بُھول ہو جاتی تو نہ اُس کو شُہرت دی جاتی نہ ہی اُس کا مذاق اُڑایا جاتا (۲۲) جب کسی کی طرف مُتَوجّہ ہوتے تو مکمّل توجّہ فرماتے (۲۳) نِگاہیں حَیاء سے جُھکی رہتیں (۲٤) آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کنواری لڑکی سے بھی زِیادہ شر میلے تھے (۲۵) سلام میں پہل فرماتے (۲۶) بچّوں کو بھی سلام کرتے (۲۷) ملنے والے سے اُس وَقت تک مُنہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود مُنہ پھیر کر نہ چلا جاتا (۲۸) اَہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے (۲۹) اکثر قبلہ رُو بیٹھتے (۳۰) جب کسی کی بات ناگوار گزرتی تو فرماتے، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بھلا کرے“۔ (۳۱) اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے (۳۲) بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے مُعاف فرمادیا کرتے (۳۳) راہِ خدا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کے سِوا کبھی کسی کو اپنے مُبارَک ہاتھ سے نہ مارا نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی زَوجہ کو (۳۴) گُفتگُو میں نَرمی ہوتی، فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروزِ قِیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں (صحیح مسلم ج۲ ص۳۲۲ افغانستان) (۳۵) طبیعت میں نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے (۳۶) کبھی نہ چِلّاتے (۳۷) سَخت گُفتگو نہ فرماتے (۳۸) کسی کو عیب نہ لگاتے (۳۹) بُخل نہ فرماتے (۴۰) اپنی ذاتِ والا کو بالخُصوص تین۳ چیزوں سے بچا کر رکھتے، جھگڑنا، تکبُّر اور غیرِ ضروری چیزوں میں پڑنا (۴۱) کسی کا عَیب تلاش نہ کرتے (۴۲) کسی کو اپنے نَفس کی خاطِر بُرا بھلا نہ کہتے (۴۳) صِرف وُہی بات یا کام کرتے جو باعِثِ ثواب ہو (۴۴) مسافر کی سَخت کلامی اور بے تُکے سُوالات پر صَبر فرماتے (۴۵) نہ کسی کی بات کو کاٹتے نہ بیچ میں بولتے (۴۶) کوئی فُضول گوئی کرتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے (۴۷) سادَگی کا عالَم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی جو کہ دیگر حاضِرین سے مُمتاز ہو (احیاء العلوم ج۲ ص۳۹۶) (۴۸) کبھی چٹائی پر

تو کبھی یوں ہی زمین پر آرام فرمالیتے (۴۹) سونے میں کبھی صِرف ہاتھ کا تکیہ بنالیتے، (۵۰) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی گُفتگُو اِس قدر صاف ہوتی کہ اگر کوئی چاہتا تو اَلفاظ گِن لیتا (۵۱) کبھی قَہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے۔ (۵۲) بات چیت کرتے وَقت مخاطب کے چِہرے پر نگاہیں نہ گاڑتے۔

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعْراس اور جُلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رَسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے۔ گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے اَخبار فروش یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رَسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدنام شرابی اور مَدَنی قافِلہ

ہند کا واقعہ ہے، ''مُنّا بھائی'' ایک بدنام شرابی تھے، **عاشِقانِ رسول** کی انفرادی کوشش سے **مَدَنی قافِلے** کے مسافر بن گئے۔ وہاں عاشِقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی شراب سے تائب ہو کر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہوگئے۔ مُنّا بھائی کی توبہ سے علاقے میں **دعوتِ اسلامی** کی دھوم پڑ گئی، دُو نوجوان آپس میں کچھ اس طرح گفتگو کرتے سُنے گئے، ایک نے کہا تم نے سنا، مُنّا بھائی **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** میں گئے تھے اس میں ایک دم تبدیلی آگئی ہے اور اس نے شراب پینا چھوڑ دی ہے۔ دوسرا کہنے لگا چھوڑو یار! میں نہیں مان سکتا، اتنے پکّے شرابی اور اَوباش آدمی کو **دعوتِ اسلامی** والے کیا سُدھاریں گے! بالآخر تحقیق کرنے پر خبر دُرست پا کر یہ دُونوں بہُت مُتاثِر ہوئے کہ **دعوتِ اسلامی** والوں نے کمال کر دیا کہ مُنّا بھائی جیسے کو سُدھار دیا! پھر دُونوں دوست بھی **عاشِقانِ رسول** کی بَرَکتیں لوٹنے کیلئے اُن کے ساتھ **مَدَنی قافِلہ** پر روانہ ہوگئے۔

جو شرابیں پئیں　　بدمعاشی کریں　　آکے توبہ کریں　　قافِلے میں چلو

جو بُرے آئیں گے　　اچھے بن جائیں گے　　فضلِ ربّ سے عَزَّوَجَلَّ سُنو　　قافِلے میں چلو

اے گُنہگار آ　　تو بھی بدکار آ　　لوٹ لے رَحمتیں　　قافِلے میں چلو